روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

# الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 31 اگست 2002ء 21 جمادی الثانی 1423 ہجری - 31 ظہور 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 198

## نماز کی کنجی

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

مفتاح الصلٰوۃ الطھور

نماز کی کنجی پاکیزگی اور صفائی ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الطھارۃ باب مفتاح الصلٰوۃ الطھور حدیث نمبر 3)

## ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا (-) یعنی ''ہر ایک پلیدی سے جدا رہ-'' یہ احکام الٰہی اسی لئے ہیں کہ تا انسان حفظان صحت کے اسباب کی رعایت رکھ کر اپنے تئیں جسمانی بلاؤں سے بچاوے- یہ اعتراض ہے کہ یہ کیسے احکام ہیں جو ہمیں سمجھ نہیں آتے کہ قرآن کہتا ہے کہ تم غسل کر کے اپنے بدنوں کو پاک رکھو اور مسواک کرو- خلال کرو- اور ہر ایک جسمانی پلیدی سے اپنے تئیں اور اپنے گھر کو بچاؤ- اور بدبوؤں سے دور رہو- اور مردار اور گندی چیزوں کو مت کھاؤ- اس کا جواب یہی ہے کہ قرآن نے اس زمانہ میں عربؔ کے لوگوں کو ایسا ہی پایا تھا اور وہ لوگ نہ صرف روحانی پہلو کے رو سے خطرناک حالت میں تھے بلکہ جسمانی پہلو کے رو سے بھی ان کی صحت نہایت خطرہ میں تھی- سو یہ خدا تعالیٰ کا ان پر اور تمام دنیا پر احسان تھا کہ حفظان صحت کے قواعد مقرر فرمائے- یہاں تک کہ یہ بھی فرمادیا کہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا یعنی بے شک کھاؤ پیؤ مگر کھانے پینے میں بے جا طور پر کوئی زیادت کیفیت یا کمیت کی مت کرو- (-) جو شخص جسمانی پاکیزگی کی رعایت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے وہ رفتہ رفتہ وحشیانہ حالت میں گر کر روحانی پاکیزگی سے بھی بے نصیب رہ جاتا ہے- مثلاً چند روز دانتوں کا خلال کرنا چھوڑ دو جو ایک ادنیٰ صفائی کے درجہ پر ہے تو وہ فضلات جو دانتوں میں پھنسے رہیں گے ان میں سے مردار کی بو آئے گی- آخر دانت خراب ہو جائیں گے اور ان کا زہریلا اثر معدہ پر گر کر معدہ بھی فاسد ہو جائے گا- خود غور کر کے دیکھو کہ جب دانتوں کے اندر کسی بوٹی کا رگ و ریشہ یا کوئی جز پھنسا رہ جاتا ہے اور اسی وقت خلال کے ساتھ نکالا نہیں جاتا تو ایک رات بھی اگر رہ جائے تو سخت بدبو اس میں پیدا ہو جاتی ہے اور ایسی بدبو آتی ہے جیسا کہ چوہا مرا ہوا ہوتا ہے- پس یہ کیسی نادانی ہے کہ ظاہری اور جسمانی پاکیزگی پر اعتراض کیا جائے- اور یہ تعلیم دی جائے کہ تم جسمانی پاکیزگی کی کچھ پروا نہ رکھو- نہ خلال کرو اور نہ مسواک کرو اور نہ کبھی غسل کر کے بدن پر سے میل اتارو- اور نہ پاخانہ پھر کر طہارت کرو- اور تمہارے لئے صرف روحانی پاکیزگی کافی ہے- ہمارے ہی تجارب ہمیں بتلا رہے ہیں کہ ہمیں جیسا کہ روحانی پاکیزگی کی روحانی صحت کے لئے ضرورت ہے ایسا ہی ہمیں جسمانی صحت کے لئے جسمانی پاکیزگی کی ضرورت ہے- بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ہماری جسمانی پاکیزگی کو ہماری روحانی پاکیزگی میں بہت کچھ دخل ہے- کیونکہ جب ہم جسمانی پاکیزگی کو چھوڑ کر اس کے بدنتائج یعنی خطرناک بیماریوں کو بھگتنے لگتے ہیں- تو اس وقت ہمارے دینی فرائض میں بھی بہت حرج ہو جاتا ہے اور ہم بیمار ہو کر ایسے نکمے ہو جاتے ہیں کہ کوئی خدمت دینی بجا نہیں لا سکتے - اور یا چند روز دکھ اٹھا کر اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں بلکہ بجائے اس کے کہ بنی نوع کی خدمت کر سکیں اپنی جسمانی ناپاکیوں اور ترک قواعد حفظان صحت سے اوروں کے لئے وبال جان ہو جاتے ہیں-

(ایام الصلح- روحانی خزائن جلد 14 ص 332 تا 333)

## یوم تحریک جدید

### مورخہ 4 اکتوبر 2002ء

امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا دوسرا ''یوم تحریک جدید'' 4- اکتوبر 2002ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے- جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے- اس موقعہ پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں-

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے- اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے-

اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے:-

1- احباب سادہ زندگی بسر کریں- لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں-

2- والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کیلئے وقف کریں-

3- رخصت کے ایام خدمت دین کیلئے وقف کریں-

4- اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں-

5- جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں-

6- قومی دیانت کا قیام کریں-

7- حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے-

8- مقاصد تحریک جدید کے لئے خاص دعا کریں-

اگر کسی وجہ سے 4- اکتوبر کو ''یوم تحریک جدید'' نہ منایا جا سکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ''یوم تحریک جدید'' منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں- (وکیل الدیوان تحریک جدید)

# تاریخ احمدیت
## منزل بہ منزل
مرتبہ ابن رشید

## دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

### 1930ء (1)

3 جنوری — مشہور مسلم لیڈر مولانا شوکت علی قادیان آئے۔

17 جنوری — حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ندائے ایمان کے نام سے اشتہارات کا سلسلہ جاری فرمایا۔

فروری — قادیان میں امۃ الحی لائبریری کا گول کمرہ میں افتتاح ہوا۔

5 اپریل — ڈچ قونصل مسٹر انڈریا سا قادیان آئے اور واپسی پر لکھا کہ میں نے قادیان میں نیکی کے سوا کچھ نہیں پایا۔

اپریل — جامعہ احمدیہ کی طرف سے سہ ماہی رسالہ "جامعہ احمدیہ" جاری کیا گیا آخری پرچہ دسمبر 32ء میں شائع ہوا۔

اپریل — حضور نے بعض مفسدین کی فتنہ پردازیوں کا سدباب کرنے کے لئے جماعت کو ہر سوموار اور جمعرات کے دن روزے رکھنے کی تلقین کی۔

6 اپریل — آل انڈیا نیشنل کانگرس کی تحریک پر سول نافرمانی کا آغاز ہوا۔ حضور نے 2 مئی کے خطبہ میں کانگرس اور حکومت کے رویہ پر تنقید کی اور صحیح طریق عمل کی طرف راہنمائی فرمائی۔

19 اپریل — حضرت حکیم چراغ علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا انتقال۔

2 مئی — حضور نے وائسرائے ہند کے نام مفصل خط میں قیام امن کے لئے سات تجاویز پیش کیں۔

11 مئی — حضور نے نہرو کمیٹی کی تتمہ رپورٹ پر تبصرہ کیا۔

27 مئی — جماعت احمدیہ کی طرف سے مسلم پریس کی حفاظت کے لئے مدد کی پیشکش کی گئی۔

مئی — حضور کا ایک مضمون ابن الفارس کے نام سے رسالہ ادبی دنیا میں شائع ہوا۔

3 جون — ہندو اخبار ٹریبیون نے حضور کی وفات کی جھوٹی خبر شائع کر دی۔ جو جماعت کے لئے بےحد رنج و غم کا باعث ہوئی۔

5 جون — حضور نے مسز نائیڈو کی رہائی کے لئے وائسرائے کے نام پر زور اپیل کی۔

23 جون — حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔ آپ حضرت مصلح موعود کے خسر اور مستجاب الدعوات صاحب کشف والہام بزرگ تھے۔

2 جولائی تا 3 اگست — حضور کا سفر شملہ اور آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں شرکت۔

4 جولائی — حضور نے اعلان فرمایا کہ بعض مصالح کی بنا پر قادیان میں پبلک مقامات پر کوئی شخص بغیر اجازت درس نہ دے۔

8 اگست — حضور نے ڈھاکہ اور حصار کے مسلمانوں پر مظالم کی مذمت کی اور احمدیوں کو عملی امداد کی ہدایت فرمائی۔ نیز دو سو روپیہ مسلمانوں کی امداد کے لئے ارسال فرمایا۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

# عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 221

## اورنگ زیب عالمگیر کا ایک عجیب واقعہ

سیدنا مصلح موعود نے مجلس مشاورت 1937ء کے دوران انکشاف فرمایا کہ "اورنگ زیب کو حضرت مسیح موعود ......... مجدد کہا کرتے تھے" (رپورٹ صفحہ 154) محی الدین حضرت اورنگ زیب عالمگیر 4 نومبر 1618ء کو پیدا ہوئے اور 21 فروری 1707ء کو انتقال کیا آپ سلاطین ہند میں ایک باخدا بزرگ تھے جنہوں نے قرآن مجید لکھ کر اور ٹوپیاں سی کر گزارا کیا اور عمر بھر ذاتی خرچ کے لئے خزانہ سے ایک پائی تک لینا گوارا نہ کیا۔
(فیروز انسائیکلو پیڈیا طبع سوم لاہور جنوری 1984ء)

حضرت مسیح موعود نے 10 دسمبر 1899ء کو صبح نو بجے سیر پر جانے سے قبل فرمایا:-
"عالمگیر کے زمانہ میں مسجد شاہی کو آگ لگ گئی۔ تو لوگ دوڑے دوڑے بادشاہ سلامت کے پاس پہنچے اور عرض کی کہ مسجد کو تو آگ لگ گئی۔ اس خبر کو سن کر وہ فوراً سجدہ میں گرا اور شکر کیا۔ حاشیہ نشینوں نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت یہ کونسا وقت شکر گزاری کا ہے کہ خانہ خدا کو آگ لگ گئی اور مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے تو بادشاہ نے کہا کہ میں مدت سے سوچتا تھا اور آہ سرد بھرتا تھا کہ اتنی بڑی عظیم الشان مسجد جو بنی ہے اور اس عمارت کے ذریعہ سے ہزار ہا مخلوقات کو فائدہ پہنچتا ہے۔ کاش کوئی ایسی تجویز ہوتی کہ اس کار خیر میں کوئی میرا بھی حصہ ہوتا لیکن چاروں طرف سے میں اس کو ایسا مکمل اور بےنقص دیکھتا تھا کہ مجھے کچھ سوجھ نہ سکتا تھا کہ اس میں میرا ثواب کس طرح ہو جائے؟ سو آج خدا تعالیٰ نے میرے واسطے حصول ثواب کی ایک راہ نکال دی۔"
(ملفوظات جلد اول صفحہ 256-257)

## دربار شاہی سے کاشانہ فقیری تک

حضرت مسیح موعود نے 24 ستمبر 1905ء کو "محبت الٰہی کی لذات" کے پر معارف موضوع پر خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-
"جس قدر قرآن شریف کو کوئی تدبر اور غور سے پڑھے گا اسی قدر وہ اس حقیقت کو سمجھ لے گا کہ ان لذات کا تمثیلی رنگ میں فائدہ اٹھائے گا۔ لذت کا لفظ جو مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے وہ جسمانی لذت کے مفہوم سے ہزاروں درجہ زیادہ لذت رکھتا ہے۔ اگر اس کی محبت کی لذت میں غیر معمولی سیری اور سیرابی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے محب جسمانی لذات کو ترک کیوں کریں۔ یہاں تک کہ بعض اس قسم کے بھی ہو گزرے ہیں جنہوں نے **سلطنت تک کو چھوڑ دیا چنانچہ ابراہیم ادہم نے سلطنت چھوڑ دی**" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 402)

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم (ولادت 5-796ء ۔ وفات 4-895ء) بلخ کے ایک پرشکوہ بادشاہ تھے جو بادشاہت کو ترک اور فقر کا جامہ پہن کر صحرا نوردی کرتے ہوئے نواح نیشاپور میں پہنچ گئے اور ایک بھیانک غار میں تقریباً نو سال تک ریاضت کرتے رہے۔ کہتے ہیں کہ آپ ہر جمعہ کو غار سے باہر نکلتے اور جنگل سے لکڑیاں اکٹھا کر کے نیشاپور کے بازار میں جا کر فروخت کرتے۔ جو کچھ حاصل ہوتا اس میں سے نصف راہ خدا میں دے دیتے اور باقی نصف کی روٹی خریدتے اور جمعہ پڑھنے کے بعد پھر غار میں آ جاتے تھے۔
(انوار اصفیا" صفحہ 58-59 ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔ طبع سوم 1978ء)

## حضرت فریدالدین عطارؒ کی زندگی میں فوری انقلاب

کتاب "منطق الطیر اور" تذکرۃ الاولیاء" کے مشہور عالم مولف حضرت فریدالدین عطار نیشاپوری (ولادت 19-1120ء ۔ وفات 1229ء) کی نسبت امام الزمان حضرت بانی جماعت احمدیہ کی زبان مبارک سے روح پرور تذکرہ:-
"فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ عطاری کی دوکان کیا کرتے تھے ایک دن صبح ہی صبح جب آ کر انہوں نے دوکان کھولی تو ایک فقیر نے آ کر سوال کیا۔ فریدالدین نے اس سائل کو کہا کہ ابھی بوہنی نہیں کی۔ فقیر نے ان کو کہا کہ اگر تو ایسا ہی دنیا کے دھندوں میں مشغول ہے تو تیری جان کیسے نکلے گی فریدالدین نے اس کو جواب دیا کہ جیسے تیری نکلے گی فقیر یہ سن کر وہیں لیٹ گیا اور کہا لاالہ الااللہ ........ اور اس کے ساتھ ہی **جان نکل گئی**۔ فریدالدین نے جب اس کی یہ حالت دیکھی تو بہت متاثر ہوا اسی وقت دکان لٹا دی اور ساری **عمر یاد الٰہی میں گزار دی**" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 395)

پبلشر آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

آنحضرتؐ کی اندھیری راتوں کی دعاؤں نے عرب کے بیابان میں ایک عظیم روحانی انقلاب برپا کر دیا

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت الی اللہ

مخالفتوں کی پرواہ کئے بغیر آپؐ دعوت الی اللہ میں استقلال کے ساتھ مصروف رہے

مکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب

ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کائنات ارضی و سماوی میں نہایت اتم اکمل اور اعلیٰ وارفع وجود تھے اور آپ کا ہی وہ عظیم الشان وجود تھا جو روز ازل سے اس کائنات کی تخلیق کے لئے علت غائی قرار پایا اور خالق کائنات کے نزدیک یہی مطلوب و مقصود تھا۔

## انسانی تخلیق کی غرض

تخلیق آدم یعنی نوع انسان کی پیدائش کو ایک حدیث میں نہایت درجہ خوبصورت انداز میں واضح کیا گیا ہے۔ اور یہیں سے اس رحمت ایزدی یعنی انبیاء و مصلحین کے مبعوث کئے جانے کی حکمت نظر آتی ہے۔ جیسا کہ اس حدیث قدسی میں بیان کیا گیا ہے۔

ترجمہ: میں ایک مخفی خزانہ تھا' میں نے پسند کیا کہ میں پہچانا جاؤں پس میں نے آدم کو پیدا کیا اس مخفی خزانہ سے متعارف اور متمتع کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جن و انس کو پیدا کیا اور واضح کیا کہ اس تخلیق کی غرض یعبدون ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں۔ عبد کے لفظ میں بھی بڑا حسن پایا جاتا ہے۔

**عبد کے معنی:** (1) عبد کے معنی ہیں اس کی اطاعت کی اس کے حکم کے آگے سر جھکایا اور اس کی خدمت کی اور اس کے دین کے احکام پر التزام سے عمل کرنے لگا اور اس کی توحید کا اقرار کیا (اقرب)

(2) عبد کے ایک معنی کسی کے نقش قبول کرنے کے ہیں چنانچہ کہتے ہیں **طریق معبدای مذلل** یعنی ایسا رستہ جو کثرت آمد و رفت سے اس طرح ہو گیا ہو کہ پاؤں کے نقش قبول کرنے لگ جائے۔

(3) حضرت اقدس مسیح موعود نے اس کا مفہوم یوں بیان فرمایا ہے۔

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عبد بھی ہے اور اس لئے خدا نے عبد نام رکھا کہ اصل عبودیت کا خضوع اور ذلّ ہے اور عبودیت کی حالت کاملہ وہ ہے جس میں کسی قسم کا علو اور بلندی اور عجب نہ رہے اور صاحب اس حالت کا اپنی عملی تکمیل محض خدا کی طرف سے دیکھے اور کوئی ہاتھ درمیان نہ دیکھے۔ عرب کا محاورہ ہے کہ وہ کہتے ہیں **مور معبد و طریق معبد** جہاں راہ نہایت درست اور نرم اور سیدھا کیا جاتا ہے۔ اس کی راہ کو **طریق معبد** کہتے ہیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے عبد کہلاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے تصرف اور تعلیم سے ان میں عملی کمال پیدا کیا اور ان کے نفس کو راہ کی طرح اپنی تجلیات کے گزر کے لئے نرم اور سیدھا اور صاف کیا اور اپنے تصرف سے وہ استقامت جو عبودیت کی شرط ہے ان میں پیدا کی پس وہ علمی حالت کے لحاظ سے مہدی ہیں اور عملی کیفیت کے لحاظ سے جو خدا کے عمل سے ان میں پیدا ہوئی عبد ہیں۔ کیونکہ خدا نے ان کی روح پر اپنے ہاتھ سے وہ کام کیا ہے جو کوٹنے اور ہموار کرنے کے آلات سے اس سڑک پر کیا جاتا ہے جس کو صاف اور ہموار بنانا چاہتے ہیں.........."

(ایام الصلح - روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 394-395 حاشیہ)

عبد یا عبادت کے ان تمام معانی میں اطاعت' خضوع' مذلت' خدمت' محبوب کی تجویز کردہ راہوں پر تمام شرائط کے ساتھ چلنا اور اس کی وحدانیت اور یکتائی کو قبول کرنا ہے یہی عارفانہ رنگ میں "صبغة اللہ" کو اختیار کرنا ہے یعنی محبوب کی تمام صفات کا عکس محب یعنی عبد پر منعکس ہونا اور قلب صافی کو اس کا آئینہ دار بنانا۔

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

ہمارے سید و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا عظیم مقصد انسان کو اس کے مقام انسانیت پر فائز کرنا اور اسے حقیقی عبد کے روپ میں صفات باری تعالیٰ کا مظہر بنانا ہے آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے مقام رحمۃ للعالمین پر فائز کیا بلالحاظ رنگ و نسل' تمام بنی نوع انسان کے لئے آپؐ کی دعوت الی اللہ تھی اور اس کے لئے جو فطرتی جوش اور سچی ہمدردی آپؐ کے قلب مصفّٰی میں موجزن تھی اس کی مثال زمین سے خزانے اگلنے والے عوامل اور بحر مواج بھی پیش نہیں کر سکتے۔ یہ ایک عجیب لگن تھی عجیب تڑپ تھی کہ آپؐ قوم کے درد میں پگھلے جاتے تھے۔

## آپؐ کی دعوت الی اللہ کی خصوصیات

**(1) فطری اور طبعی ہمدردی:** سیدنا حضرت مسیح موعود نے آئینہ کمالات اسلام میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت الی اللہ کے لئے آپ کی فطرتی ہمدردی کا یوں ذکر فرمایا ہے۔

روح او گفتن قول بلیٰ اول کسے
آدم توحید و پیش از آدمش پیوند یار
جان خود دادن پئے خلق خدا در فطرتش
جاں نثار خستہ جاناں بے دلاں را غمگسار

(ترجمہ) حضورؐ کی روح قول بلیٰ کہنے میں سب سے اول تھی آپ توحید کے آدم تھے اور آدم سے بھی پہلے محبوب حقیقی سے آپؐ کا پیوند تھا۔ خدا کی مخلوق کے لئے اپنی جان نذر کرنا آپؐ کی فطرت میں تھا۔ آپؐ خستہ جانوں پر قربان اور بے دلوں کے غمگسار تھے۔

**(2) دعا کی کیفیت:** دعوت الی اللہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم ہمدردی کا اظہار کس طور پر تھا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

(فارسی اشعار کا ترجمہ) آپؐ خلق خدا کی ہمدردی میں اس غم میں پر درد نعرے مارتے اور دن رات آپؐ کا کام خدا تعالیٰ کے دربار میں تضرع ہو گیا۔ اس عجز اور دعا سے آسمان پر ایک شور پڑ گیا اور فرشتے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غم سے اشکبار ہو گئے۔

**(3) دعاؤں میں عظیم استقلال:** دعوت الی اللہ کے کام کی سر انجام دہی کے لئے استقلال جرأت اور مسلسل لگن کی ضرورت ہوتی ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آپ کی اس کیفیت کو اس طرح بیان فرمایا۔

(فارسی اشعار کا ترجمہ) میں نہیں جانتا کہ وہ درد اور اندوہ و غم کس درجہ کا تھا جو حضورؐ کو حزین اور دلفگار بنا کر اس غار میں لے جاتا تھا۔ آپؐ کو تاریکی سے کوئی وحشت تھی نہ تنہائی سے کوئی خوف و ہراس نہ موت کا غم نہ بچھوؤں کا خوف نہ سانپوں کا ڈر۔

آخر حق تعالیٰ کے لطف و کرم سے ضلالت و تاریکی کے بادل چھٹ گئے۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔

(فارسی اشعار کا ترجمہ) آخر حضور کے اس عجز و مناجات اور تضرع کے طفیل خدا تعالیٰ کی نگاہ لطف و کرم اس عالم تاریک و تار پر پڑی۔

"آپؐ کی دن رات خدا تعالیٰ کے حضور گریہ و بکا اور طلب استعانت اور دعا میں گزرتی تھی اگر کوئی شخص آپ کی اس زندگی کے بسر اوقات پر پوری اطلاع رکھتا ہو تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ جو تضرع اور زاری آپؐ نے اس مکی زندگی میں کی ہے وہ کبھی کسی عاشق نے اپنے محبوب و معشوق کی تلاش میں کبھی نہیں کی اور نہ کر سکے گا۔ پھر آپؐ کی تضرع اپنے لئے نہ تھی بلکہ یہ تضرع دنیا کی حالت کی پوری واقفیت کی وجہ سے تھی۔ خدا پرستی کا نام و نشان چونکہ مٹ چکا تھا اور آپ کی روح اور خمیر میں اللہ تعالیٰ میں ایمان رکھ کر ایک لذت اور ایک سرور آ چکا تھا اور فطرتاً دنیا کو اس لذت اور محبت سے سرشار کرنا چاہتے تھے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ 423 جدید ایڈیشن)

**(4) دعوت الی اللہ کے لئے جان جوکھوں میں ڈالنا:** قرآن کریم نے بنی نوع انسان کے لئے اس وجود رحمت کی دلی تڑپ اور ہمدردی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

کہ اے رسول کیا تو اپنے تئیں ہلاک کر دے گا اس غم میں کہ وہ لوگ ایمان کیوں نہیں لائے۔

(سورۃ الشعراء آیت 4)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"..........ادھر دنیا کی حالت کو دیکھتے تھے تو ان کی استعدادیں اور فطرتیں عجیب طرز پر واقع ہو چکی تھیں اور بڑے مشکلات اور مصائب کا سامنا تھا۔ غرض دنیا کی اس حالت پر آپ گریہ و زاری کرتے تھے اور یہاں تک کرتے تھے کہ قریب تھا کہ جان نکل جاتی۔ اسی کی طرف اشارہ کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لعلک باخع نفسک (ے) یہ آپ کی متضرعانہ زندگی تھی.........."

(ملفوظات جلد اول صفحہ 422 جدید ایڈیشن)

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ میں دعوت و تبلیغ کی نمایاں خصوصیت ہیں جس

سے ایک عظیم انقلاب برپا ہوا۔

## نزول وحی کا آغاز اور دعوت الی اللہ

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ کے سامنے وحی کا فرشتہ نمودار ہوا اور آپ سے مخاطب ہو کر بولا "اقرء" آپ نے فرمایا "ما انا بقاری" کہ میں تو پڑھ نہیں سکتا۔ اس کے بعد فرشتہ نے آپ کو سینہ سے لگا کر زور سے بھینچا اور پھر چھوڑ کر کہا "اقرء" مگر آپ کا جواب وہی تھا تیسری مرتبہ زور سے بھینچنے کے بعد کہ اب تو آپ کا دل پیغام الٰہی کو پہنچانے کے لئے تیار ہو چکا ہے۔

چنانچہ پہلی وحی سورۃ العلق کی پانچ آیات تھیں۔ آپ پر بڑی گھبراہٹ طاری تھی آپ غار حرا سے نکلے اور گھر پہنچے اور اپنی زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا زملونی زملونی کہ مجھ پر کپڑا اوڑھا دو مجھ پر کپڑا اوڑھا دو۔ جب حضرت خدیجہؓ نے سارا واقعہ سنا تو آپ کی صداقت پر یقین آ گیا۔ آپ کو تسلی دی۔ پھر جب کچھ توقف کے بعد پھر فرشتہ آیا تو آپ نے گھر آ کر فرمایا۔ "دثرونی دثرونی"۔ اسی دوران سورۃ المدثر کی آیات کا نزول ہوا اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو دعوت الی اللہ کی ذمہ داری سپرد کرتے ہوئے فرمایا:۔

(ترجمہ) اے (محمدؐ) چادر میں لپٹے ہوئے اٹھ کھڑا ہو اور لوگوں کو اللہ کے نام پر بیدار کر۔

اس وحی بعثت کے آغاز میں آپؐ کو پیغام حق پہنچانے کا حکم صادر ہوا تو آپ کے دل میں عظیم ذمہ داری کے بالمقابل اپنی کمزوری کا احساس تھا مگر آپؐ نے اس فرض کو سنبھالا آپؐ نے سارے واقعہ کا ذکر جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو انہوں نے آپ کے حسن اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی ناکام نہ ہونے دے گا۔ آپ کی اس ابتدائی دعوت الی اللہ کے مخاطب وہ گھر کے افراد تھے یعنی حضرت خدیجہؓ حضرت علیؓ اور حضرت زیدؓ (آزاد کردہ غلام) جو آپ کے حسن اخلاق سے متاثر تھے۔ آپؐ کو آغاز سے ہی ان خطرات سے آگاہ کر دیا گیا تھا کہ قوم مخالفت کرے گی بلکہ مکہ کی مقدس بستی سے بھی نکال دے گی مگر آپؐ بڑے استقلال سے دعوت الی اللہ میں مصروف رہے۔ اور اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں اس کامل یقین کے ساتھ آگے بڑھتے رہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت آپ کے ساتھ ہوگی۔ چنانچہ آپؐ کے دوست حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو گھر سے باہر تھے وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے قبول حق کے ساتھ آپ کی تائید و حمایت کی۔

## حضرت ابوبکرؓ کو دعوت حق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت کے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ میں موجود نہ تھے مگر وہ آپ کے اعلیٰ اخلاق سے اتنے متاثر تھے کہ انہیں کسی دلیل سننے کی حاجت نہ تھی فوراً آپؐ پر ایمان لے آئے حضورؐ نے اس باوفا دوست کو اپنے دعویٰ اور مقام سے متعارف کروانے کے لئے بڑی احتیاط سے کام لیا۔ روایات کے مطابق حضرت ابوبکرؓ ایک تجارتی سفر سے واپس آئے۔ ایک روایت کے مطابق راستہ میں ہی مخالفین پہنچ گئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کا ذکر کیا۔ ایک روایت کے مطابق کچھ افراد حضرت ابوبکرؓ کے گھر گئے اور ایک روایت میں حضرت ابوبکرؓ نے حضورؐ کے دعویٰ نبوت کی خبر سنی تو حضورؐ کے ہاں تشریف لائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضورؐ سے صرف آپؐ کے دعویٰ کی بابت دریافت کیا آپ انہیں دلیل سے سمجھانے لگے اور ذرا تفصیل سے اپنے مبعوث کئے جانے کی روئیداد بتانے لگے مگر ان کا اصرار یہی رہا کہ کیا آپؐ نے رسالت کا دعویٰ کیا ہے۔ جب حضورؐ نے اثبات میں جواب دیا تو حضرت ابوبکرؓ فوراً ایمان لے آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں دلائل سن کر ایمان نہیں لانا چاہتا تھا میں نے آپ کی زندگی کو دیکھا ہے اب میرے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح طور پر صرف دعویٰ رسالت کے ذکر کر دینے میں یہی حکمت تھی کہ جس کے دل کی زمین قبول حق کے بیج کی نشوونما کی صلاحیت رکھتی ہے اسے دلیل دینے کی ضرورت نہیں۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت علیؓ اور حضرت زید بن حارثہ تو ایک لحاظ سے گھر کے ہی افراد تھے۔ حضرت ابوبکرؓ ہی ایک ایسے دوست تھے جو اس لحاظ سے پہلے مسلمان تھے کہ آپ باہر سے تھے۔ اس طرح حضرت ابوبکرؓ کا ایمان لانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور راستبازی کا واضح ثبوت ہے۔ جس کا اقرار مشہور مستشرقین سپرنگر اور سر ولیم میور نے بھی کیا ہے۔ اور اسے آپؐ کی صداقت کی دلیل قرار دیا ہے۔ یہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکیمانہ دعوت الی اللہ کا آغاز جو آئندہ بھی انسان کی نیک سرشت اور فطرت سعیدہ کے لئے نہایت کارگر اور موثر اسلوب ثابت ہوا۔

## آنحضرت ﷺ کا پاکیزہ نمونہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نہایت موثر اسلوب دعوت آپ کی پہلی زندگی ہے اور اسی مطہر زندگی کا پاکیزہ نمونہ آپ نے اپنے رشتہ داروں اور قوم کے سامنے پیش کیا جس پر ان سب کی زبانیں گنگ ہو گئیں۔

آپؐ کی بعثت کے تین سال گزر چکے تھے اور چوتھے سال کی ابتدا تھی جب یہ حکم الٰہی ہوا۔ یعنی جو حکم آپ کو دیا گیا ہے اسے کھول کر لوگوں کو بتا دے اس کے ساتھ ہی یہ آیات بھی نازل ہوئیں کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو (پیغام حق) کے ذریعہ ہوشیار کرو۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر آ کر قریش کے ہر ایک قبیلہ کو پکارا اور انہیں جمع کیا اور فرمایا کہ "اے قریش اگر میں تم کو خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بڑا لشکر جرار ہے جو تم پر حملہ آور ہونے کو ہے تو کیا تم اس بات پر یقین کرو گے۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سن کر سب نے بالاتفاق کہا۔ "ہاں ہم ضرور مانیں گے۔" انہوں نے آپ کی پہلی زندگی کو ایک صادق اور امین کے طور پر مشاہدہ کیا تھا بے اختیار ان کی زبانوں پر تھا "ماجربنا الا صدقا" کہ ہمارے تجربہ اور مشاہدہ میں تو آپ کے صدق کے سوا اور کچھ نہیں اس لئے آپ کی ہر بات ماننے کو تیار ہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائے واحد پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ مگر آپ کے صدق کی گواہی دینے پر شدید مخالف ہو گئے۔ مگر جہاں تک آپؐ کے اسلوب دعوت کا تعلق ہے وہ نہایت ہی موثر پر حکمت اور سعید فطرت کے لئے پرکشش تھا۔

## رشتہ داروں کے لئے دعوت کا انتظام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت الی اللہ کا ایک طریق یہ بھی تھا کہ ایک مرتبہ آپ نے حضرت علیؓ کے ذریعہ ایک دعوت کا انتظام کیا جس میں بنو عبدالمطلب کے تقریباً چالیس نفوس شامل تھے۔ کھانا کھانے کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نصائح کرنا چاہیں تو ابولہب نے شور مچا دیا جس پر تمام لوگ منتشر ہو گئے اس کے بعد ایک اور دعوت کا انتظام کیا گیا جب سب لوگ جمع ہو چکے تو آپ انہیں یوں مخاطب ہوئے کہ:

"اے بنو عبدالمطلب میں تمہاری طرف وہ بات لے کر آیا ہوں کہ اس سے بڑھ کر اچھی بات کوئی اپنے قبیلہ کی طرف نہیں لایا۔ میں تمہیں خدا کی طرف بلاتا ہوں اگر تم میری بات مانو تو تم دنیا کی بہترین نعمتوں کے وارث ہو گے۔ اب بتاؤ اس کام میں میرا کون مددگار ہو گا۔" (طبری و خمیس)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعوت کا بھی کوئی حوصلہ افزا جواب نہ ملا۔ حضرت علیؓ کے علاوہ سب نے ہنسی میں بات ٹال دی۔ تاہم آپؐ کا کھانے کی دعوت دینا اور اس موقع پر دعوت الی اللہ بھی سنت ہے۔

## آپؐ کی دعوت الی اللہ میں استقلال

آپؐ کی دعوت الی اللہ مسلسل جاری تھی اور مخالفت بھی عروج پر تھی۔ آپؐ کے چچا ابوطالب کے پاس مخالفین کے وفود جا رہے تھے کہ آپؐ ان کے معبودوں کو وقود النار اور حطب جھنم کہے جا رہے ہیں اور مشرکین کو رجس، پلید، شر البریۃ سفہا اور ذریت شیطان کہتے ہیں۔ سرداران قریش ابو طالب کے پاس آئے اور کہا کہ اب تو معاملہ حد سے گزر گیا ہے اس لئے اب ہم صبر نہیں کر سکتے اگر اس کی حمایت سے دستبردار نہیں ہو سکتے تو ہم سب مل کر تیرے ساتھ مقابلہ کریں گے۔ ابو طالب سخت گھبرائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ آپ ان باتوں سے رک جائیں ورنہ میں قوم کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف جواب دیا کہ جس مقصد کے لئے میں بھیجا گیا ہوں تو اس کے لئے میں بخوشی موت بھی قبول کرتا ہوں۔ موت کے ڈر سے اظہار حق سے رک نہیں سکتا۔ میری زندگی تو اس راہ میں وقف ہے۔ آپ مجھے پناہ میں رکھنے سے دستبردار ہو جائیں میں اللہ کے احکام پہنچانے سے نہیں رکوں گا۔ اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیوی لالچوں کے مقابل پر فرمایا کہ اگر یہ لوگ میرے داہنے ہاتھ پر سورج اور بائیں پر چاند رکھ دیں۔ یعنی ناممکن کام بھی کر دکھائیں تو میں دعوت الی اللہ سے باز نہیں آؤں گا۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخالفتوں کی پرواہ کئے بغیر اور دنیوی نعماء اور خزانوں کو ٹھوکر مارتے ہوئے بڑے استقلال سے دعوت الی اللہ میں مصروف رہے۔ اور آسمانی وعدہ پر یقین رکھا کہ واللہ یعصمک من الناس یعنی اللہ تعالیٰ لوگوں (کی شرارتوں) سے آپ کی حفاظت فرمائے گا۔ تاہم اس موقع پر آپ کی مستقل مزاجی کو دیکھ کر ابو طالب کا جواب بھی حوصلہ مندانہ تھا۔ آپ کا جواب سن کر ابو طالب کے آنسو جاری ہو گئے۔ کہا بھتیجے جا اپنے کام میں لگا رہ جب تک میں زندہ ہوں اور میری طاقت ہے میں تیرا ساتھ دیتا ہوں گا"۔

## تکالیف اور صبر کا نمونہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو بار بار خطرہ لاحق ہوا۔ آپ کے گلے میں پھندا ڈالا گیا۔ سجدے میں پڑے آپ کے اوپر اونٹ کی اوجڑی ڈال دی گئی طرح طرح کے دکھ دیئے گئے قتل کے منصوبے بنائے گئے دشمنوں نے آپ کے باوفا صحابہ کو اپنے ظلم کا تختہ مشق بنایا بعض کو شہید بھی کر دیا گیا۔ ایک مرتبہ چند صحابہ نے آپؐ کی خدمت میں عرض کی کہ:

"یا رسول اللہ مسلمانوں کو قریش کے ہاتھ سے اتنی تکلیفیں پہنچ رہی ہیں آپ ان کے لئے بددعا کیوں نہیں فرماتے"۔ یہ الفاظ سنتے ہی آپؐ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور بڑے جلال سے آپؐ نے فرمایا "دیکھو تم سے پہلے وہ لوگ گزر چکے ہیں جن کا گوشت لوہے کے کانٹوں سے نوچ نوچ کر ہڈیوں تک صاف کر دیا گیا مگر وہ اپنے دین سے متزلزل نہیں ہوئے اور وہ لوگ بھی گزرے ہیں جن کے سروں پر آرا رکھ کر انہیں دولخت کر دیا گیا مگر ان کے قدموں میں بھی لغزش نہیں آئی۔ دیکھو خدا اس کام کو ضرور پورا کرے گا حتیٰ کہ ایک شتر سوار صنعاء (شام) سے لے کر حضر موت تک سفر کرے گا اور اس کو سوائے

"خدا کے اور کسی کا ڈر نہ ہوگا مگر تم جلدی کرتے ہو۔"

یہاں صبر کی تعلیم دیتے ہوئے آپؐ نے استقلال سے دعوت الی اللہ جاری رکھنے کی نہ صرف ہدایت فرمائی بلکہ انہیں خوشخبری بھی دی کہ تم دیکھو گے اسلام کا غلبہ ہوگا اور شمال سے جنوب تک کے علاقے امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائیں گے۔

## استقامت اور دعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل مکہ کی طرف سے قساوت قلبی کا سلوک دیکھ کر طائف میں دعوت الی اللہ کے لئے تشریف لے گئے۔ مگر دعوت الی اللہ کے اس سفر میں آپؐ پر ظلم و تشدد کی انتہا کر دی گئی آپ کو اوباشوں نے پتھر مار مار کر اس قدر زخمی کیا کہ آپ کے پاؤں تک خون بہہ رہا تھا۔ ایک باغ کی منڈیر پر ذرا سستانے کے لئے بیٹھ گئے۔ فرشتہ حاضر ہوا اور اس بدقسمت بستی کو پہاڑوں کے درمیان پیس ڈالنے کے لئے اجازت طلب کی گئی مگر آپؐ نے جو مجسم رحمت اور بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی رکھنے والے تھے۔ آپ نے قوم کے ہدایت پانے کے لئے دعا کی۔ دعوت الی اللہ میں آپ کی استقامت موجب کرامت ثابت ہوئی اور طائف کی بستی نے ایسے غیور اور جانباز سرفروش پیدا کئے جو آنے والے دور کی زینت بنے۔

## بادشاہوں کو خطوط

دعوت الی اللہ کرنے والوں کے دلوں میں خوف و خطر کا نام و نشان نہیں ہوتا۔ خدائے واحد کے پرستاروں میں صرف اسی کا خوف جاگزیں ہوتا ہے ہمارے مقدس آقا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے کی سپر طاقتوں یعنی قیصر و کسریٰ تک کو دعوت دی اور خطوط کے ذریعہ انہیں پیغام حق پہنچایا۔ مورخین نے ایسے خطوط کی تعداد جو بادشاہوں اور قبائل کے سرداروں کو حضور اقدس کی طرف سے لکھے گئے چالیس تک بیان کی ہے تاہم کسریٰ شہنشاہ ایران' ہرقل قیصر روم' مقوقس شاہ مصر' نجاشی شاہ حبشہ' اور سردار بنو غسان وغیرہ کو خطوط لکھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ذریعہ سے دعوت الی اللہ کا فرض نہایت احسن طور پر سرانجام دیا۔ ان خطوط کے بھی اچھے نتائج ظاہر ہوئے اور بادشاہوں کی ظاہری سج دھج میں آپ کے سفراء نے کمال جرأت و حکمت سے پیغام حق پہنچایا۔ جب کہ سوائے کسریٰ شاہ ایران کے باقیوں نے اپنی سعادت مندی کا ثبوت دیا اور اپنی قوم کے لئے خیر خواہی کے طالب ہوئے۔

یہ حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت الی اللہ قرآن کریم کے فرمودات اور اصولوں کے مطابق حکمت' حسن اخلاق' نیک نمونہ' استقلال' صبر' استقامت دعا اور بنی نوع انسان کے لئے بے انتہا محبت و ہمدردی پر محمول تھی۔ اس کا نتیجہ تھا کہ بہت ہی تھوڑے عرصہ میں بلاد عرب امن و سلامتی کا گہوارہ بن گیا۔

## فانی فی اللہ کی اندھیر راتوں کی دعائیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت الی اللہ کے تمام ذرائع میں سب سے موثر آپؐ کی تاریک راتوں کی دعائیں تھیں جس سے ایک انقلاب برپا ہوا۔ حضرت اقدس مسیح موعود اسی حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ **وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں** جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔"

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 10-11)

آج دین حق کی نشاۃ ثانیہ کا ایک اہم کام ہمارے سپرد ہے۔ اس فرض کی انجام دہی کے لئے ہمارے لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ مشعل راہ ہے۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ ہمارا سب سے اہم اور آخری ہتھیار دعا ہی ہے یہی وہ کارگر ہتھیار ہے جس سے روحانی انقلاب برپا ہوگا۔

# حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی مہمان نوازی کا ایمان افروز واقعہ

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

یہ انتہائی ضروری ہے کہ جماعت کی اہم شخصیات کی درخشاں زندگی کے روشن پہلو، اُن کے کارہائے نمایاں، اُن کے متعلق چھوٹے، بڑے واقعات، جو اُن کی زندگی کے کئی پہلو اجاگر کرتے ہیں، وہ ریکارڈ کر دئے جائیں۔ یہ آئندہ نسلوں کیلئے روشن باب ہونگے اور درخشاں مثالیں، جو اُن کی شخصیت کی صحیح عکاسی کریں گی۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب اور ثاقب زیروی صاحب کے بارہ میں میرے پاس ایک چھوٹا (مگر ایک لحاظ سے بہت اہم) واقعہ محفوظ ہے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اسے تاریخ کے صفحات پر ثبت کیا جائے۔ کیونکہ وہ خاص طور پر حضرت چوہدری صاحب کی شخصیت کا ایک پہلو نمایاں کرتا ہے۔

کوئی تین سال کی بات ہے لاہور کے نمائندگان مجلس مشاورت کے لئے عازم ربوہ ہو رہے تھے چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور، جو نہ صرف ایک اعلیٰ درجہ کے منتظم ہیں بلکہ ایک ایک فرد کا خیال رکھنے والے، خود انتظامات کر رہے تھے۔ دوستوں کو مختلف کاروں میں بیٹھنے کی ہدایت دے رہے تھے۔ میری خوش قسمتی کہ مکرم چوہدری عبدالوحید صاحب کی کار میں مجھے پچھلی سیٹ پر جگہ دی گئی اور ساتھ تشریف فرما ہوئے محترم ثاقب زیروی صاحب۔ میرے لئے اس عظیم شاعر اور احمدیت کے اس نڈر سپوت کو قریب سے دیکھنے کا پہلا موقع تھا۔ بہر حال اڑھائی تین گھنٹے محترم ثاقب صاحب کی معیت میں گزارے اور راستے میں ان کی باتیں سننے اور ان سے مستفید ہونے کا موقعہ ملا۔ لیکن چونکہ یہاں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا ذکر خیر ہی کرنا چاہتا ہوں اس لئے ان کے متعلق محترم ثاقب صاحب نے جو واقعہ سنایا، اسی کے ذکر پر ہی اکتفا کرونگا۔

مکرم ثاقب صاحب نے فرمایا: ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ارشاد فرمایا کہ ثاقب صاحب کو یورپ کے مختلف ممالک اور شہروں کی سیر کرائی جائے۔ مقاصد غالباً دو تھے یعنی ان ممالک کی جماعتوں سے رابطہ۔ نیز علمی، ادبی پروگرام ترتیب دے کر غیر از جماعت دوستوں سے رابطہ۔ بہر حال ثاقب صاحب فرمانے لگے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب، جو ان دنوں عالمی عدالت انصاف کے صدر تھے۔ انہوں نے ایک ماہ کی چھٹی لی محض اس لئے کہ ان سفروں میں اس مہمان عزیز (محترم ثاقب صاحب) کے لئے ممکنہ سہولیات بہم پہنچائی جاسکیں۔ ذرا اسی جذبہ مہمان نوازی۔ اس سادگی کا تصور تو کیجئے کہ دنیا کی سب سے بڑی عدالت کا سب سے بڑا جج ایک شاعر کے سفری انتظامات کے لئے چھٹی لیتا ہے اور چند ہفتے اسی خدمت کے لئے وقف کر دیتا ہے تا ہر ممکن سہولت پہنچائی جائے اور بہتر انتظام کیا جائے۔

ثاقب صاحب نے مزید بتلایا کہ حضرت چوہدری صاحب جس ہوٹل میں کمرہ بک کرواتے اُس میں اپنے لئے چھوٹا کمرہ (عموماً بغیر اٹیچڈ باتھ روم کے) رکھتے اور اُن کے لئے بہتر کمرہ (بمعہ باتھ روم) بک کرواتے۔ کیا سادگی ہے۔ کیا انکساری اور کیا قربانی۔ مہمان کے آرام و آسائش کا خیال مقدم اور اپنے لئے تنگی بھی قبول۔ مہمان اہم اور اپنی سہولت غیر اہم۔

اسی سلسلہ میں محترم ثاقب صاحب نے ایک چھوٹا سا واقعہ، مگر حیرت انگیز حد تک متاثر کن بھی سنایا۔ فرمانے لگے! ایک صبح میں اپنے ہوٹل کے کمرے میں بیدار ہوا۔ بیڈ سے اٹھ کر پہلا کام پاؤں میں جوتی پہننا ہوتا ہے۔ سو میں نے نیچے دیکھا تو جوتی غائب، اب میں کیا پہنوں؟ میرے پاس تو دوسری جوتی بھی نہیں۔ میں یہی سوچ رہا تھا تو کمرے کا دروازہ کھلا۔ حضرت چوہدری صاحب اندر تشریف لائے، ہاتھ میں میری جوتی پکڑے ہوئے۔ فرمانے لگے! میں نے سوچا تمہاری جوتی پالش کروادوں۔ اس لئے میں لے گیا اور اب پالش کروالایا ہوں۔ ثاقب صاحب فرمانے لگے۔ میں ہکا بکا رہ گیا اور شرمندہ بھی، عالمی عدالت انصاف کے جج میرے سامنے کھڑے تھے اور کس حالت میں؟ ایک عام سے آدمی کی جوتی ہاتھ میں اٹھائے ہوئے۔ یہ کام ملازم بھی کر سکتا تھا۔ مگر نہیں، مہمان کی عزت افزائی اسی میں ہے کہ خود خدمت کی جائے۔ اور جو کام اپنے ذمہ لیا وہ کتنا مشکل بلکہ بظاہر کتنا حقیر۔ مگر وہ جو مہمان کی قدر کرنا جانتے ہوں اور پھر انہیں یہ بھی خیال ہو کہ خلیفہ وقت کے مہمان ہیں وہ ایسے ادنیٰ کام کو بھی باعث عزت سمجھتے ہیں۔ مگر کتنے ہونگے جو ایسا کر سکیں گے۔ یہ کام تو ملازم کے سپرد بھی کیا جاسکتا تھا۔ یہ ہوگا ہم جیسوں کا نظریہ۔ مگر یہاں بات ہی کچھ اور ہے۔ عاجزی بھی ہے انکساری بھی، اپنی ذات کی نفی بھی۔ نہ انا نہ غرور۔ ایک قابل رشک حد تک سادہ انسان، مخلص، عاجز، مہمان نواز، ہر قسم کی خدمت کو تیار بلکہ اُسے باعث فخر سمجھتے ہوئے، یہاں تک کہ مہمان کی جوتی اٹھانا، اسے پالش کروانا اور پھر اپنے ہاتھوں سے پیش کرنا اپنے لئے ایک سعادت سمجھتے ہوئے۔ کہیں مل سکتی ہے ایسی مثال کہ دنیاوی لحاظ سے اتنا بلند انسان۔ اتنے اعلیٰ منصب پہ فائز اور لوگوں کی جوتیاں پالش کروانا نہ صرف اپنا فرض سمجھے بلکہ اسے باعث افتخار جانے؟

محترم ثاقب صاحب نے یہ واقعہ سنا کر حضرت چوہدری صاحب کے بے شمار قابل صد تعریف اوصاف گنوائے اور بڑی شکر گزاری سے یہ ذکر کرتے رہے کہ اس سفر میں حضرت چوہدری صاحب کی معیت میں انہوں نے ان عالم باعمل انسان سے کیا کچھ سیکھا۔ ان کو کتنی روشنی ملی۔ کتنا سرور ملا۔ کتنی ان کی عزت افزائی ہوئی۔ یقیناً ایسے عظیم لوگ ایسے نقش چھوڑ جاتے ہیں جو انمٹ ہوتے ہیں۔ ایسے نقوش جو ہمیشہ جگمگاتے رہتے ہیں۔ یہی ہیں جو ہمارے لئے مشعل راہ ہیں اللہ تعالیٰ ان دونوں بزرگوں کے درجات بلند کرے اور ہمیں ان نور کے دھاروں سے نور سمیٹنے کی توفیق بخشے۔

# مجلس انصاراللہ جرمنی کی سال 2001ء کی مختصر مساعی

رپورٹ: معین الرشید ہاشمی، قائد عمومی، مجلس انصاراللہ جرمنی

2001ء کا سال جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے نئی صدی کی نوید لے کر آیا اور جماعت احمدیہ جرمنی کے لئے نئے مرکز بیت السبوح کا قیام اسی سال ہوا۔ جس میں جماعت جرمنی اور تمام ذیلی تنظیموں کے دفاتر ایک ہی جگہ منتقل ہو گئے ہیں۔ مجلس انصار اللہ جرمنی کے دفاتر سال کے ابتداء میں ہی بیت السبوح میں منتقل ہو گئے تھے۔ مجلس انصار اللہ جرمنی گزشتہ چھ سالوں سے فرینکفرٹ کے قرب وجوار میں ایک بیت الذکر کی تعمیر کا منصوبہ بنا رہی ہے جو کہ جماعت جرمنی کی 100 بیوت الذکر سکیم کے علاوہ تھا۔ الحمدللہ کہ اس سال بیت کی تعمیر کی اجازت کے ساتھ 1600 مربع میٹر کا ایک باموقع پلاٹ مل گیا۔ جس پر ابتدائی تعمیراتی مراحل طے ہو رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ سال 2002ء میں تعمیر کا کام شروع ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر کا نام بیت الجامع تجویز فرمایا ہے۔ جو کہ اس کی وسعت اور محل وقوع سے عین مطابقت رکھتا ہے، کیونکہ تکمیل کے بعد اس میں بیک وقت 800 نمازی نماز ادا کر سکیں گے۔ انشاء اللہ العزیز اس طرح جرمنی میں تعمیر ہونے والی بیوت الذکر میں یہ سب سے بڑی بیت ہوگی۔

سال 2001ء اس لحاظ سے بھی بڑا اہم ہے کہ بیت السبوح میں قومی سطح پر منعقد ہونے والی پہلی تقریب، انصار اللہ کو مجلس شوریٰ کی صورت میں منعقد کرنے کی توفیق ملی، الحمد للہ اسی مجلس شوریٰ میں ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی انصار اللہ سے وابستہ توقعات کے مطابق یہ تجویز پیش ہوئی کہ ''دعوت الی اللہ کے میدان میں مجلس انصاراللہ جرمنی کوئی ایک ملک اپنے ذمہ لے جس میں وقتاً فوقتاً ذمہ دار اور تجربہ کار انصار پر مشتمل وفود بھجوائے تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے شیریں ثمرات کے حصول کے نتیجہ میں وہاں نظام جماعت کا قیام عمل میں لایا جائے''۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ الحمدللہ کہ یہ تجویز متفقہ طور پر قبول ہونے کے بعد پیارے آقا کے حضور منظوری کے لئے پیش ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے بعد نیشنل امیر صاحب جرمنی کے تجویز کردہ ممالک میں سے ایک ملک Maldova کا انتخاب کیا گیا۔ اس ملک کے ناموافق اور سخت حالات کے باوجود اچھی طرح مطالعہ کرنے کے بعد اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے ساتھ دو افراد پر مشتمل ایک وفد 25 مارچ 2002ء کو بذریعہ ہوائی جہاز مالدووا کے لئے روانہ ہوا۔ وہاں پہلے ہی روز نیشنل لائبریری میں سلسلہ کی کتب رکھوانے میں کامیابی ملی۔ دوسرے روز وہاں کی انٹرنیشنل یونیورسٹی میں کتب رکھوائی گئیں جنہیں انتظامیہ نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا اور مزید لٹریچر کی فرمائش کی، الحمدللہ۔ چوتھے روز وہاں ایک سوڈان کے عربی پروفیسر اور ان کی اہلیہ جو کہ پانچ زبانوں پر عبور رکھتی ہیں اور وہاں پروفیسر ہیں، دونوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی، الحمدللہ۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور پیارے امام کی دعاؤں کے طفیل ہی ممکن ہوا ہے۔ وفد کے تین ہفتہ کے قیام کے دوران تعلیم یافتہ افراد پر مشتمل 7 بیعتیں حاصل ہوئیں۔ جب پیارے حضور کی خدمت میں یہ خوشخبری بذریعہ فیکس پیش کی گئی تو پیارے امام کی طرف سے خوشنودی کا پیغام موصول ہوا۔

مجلس انصار اللہ کے زیر انتظام سال 2001ء میں دعوت الی اللہ کے 76 سٹال لگائے گئے اور 28 میٹنگز ہوئیں اور 205 بیعتیں حاصل ہوئیں۔ سالانہ اجتماع 2001ء میں یورپی ممالک کے صدران انصار اللہ کو دعوت نامے ارسال کئے گئے اور بیلجیئم کے صدر مجلس نے سالانہ اجتماع میں شرکت فرمائی۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ جلسہ سالانہ 2001ء کو جرمنی میں بین الاقوامی جلسہ سالانہ کے طور پر منعقد کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اس موقع پر تربیت کا شعبہ مجلس انصار اللہ جرمنی کے سپرد تھا۔ باوجودیکہ جرمنی کے بیشتر انصار تقریباً تمام شعبہ جات میں اہم فرائض کی ادائیگی پر مامور تھے۔ مجلس نے اس شعبہ کے فرائض بڑی ذمہ داری کے ساتھ خوش اسلوبی سے ادا کئے۔ اس کے علاوہ پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش اور برطانیہ سے آنے والے بعض معزز مہمانوں کو فرانس، سپین، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ اور بیلجیئم کے اہم مقامات کی سیر کروائی گئی اور وہاں کی تنظیموں سے متعارف کرایا۔ مکرم محمد نواز گجر صاحب قائد شعبہ ایثار نے اس سلسلہ میں ہزاروں کلومیٹر کا سفر کیا ہے۔

مجلس انصاراللہ جرمنی کے کل 23 ریجن ہیں جن میں سے 16 ریجنز میں ناظمین علاقہ مقرر ہیں اور 7 مقامی امارات میں منتخب زعماء اعلیٰ کام کر رہے ہیں۔ کل مجالس کی تعداد 223 ہے اور انصار کی تعداد 2500 سے تجاوز کر گئی ہے۔ ماشاءاللہ۔ گزشتہ سال سالانہ اجتماع اسی ہال میں منعقد ہوا۔ مجلس انصار اللہ جرمنی کا سال 2001ء کا بجٹ 500701.47 مارک تھا۔ جس کی وصولی 505642.96 مارک ہوئی۔ بعض جگہ دوسری ذیلی تنظیموں کے اشتراک سے بھی کلاسیں لگ رہی ہیں جن میں انصار تعلیم دینے کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ مجلس عاملہ انصار اللہ جرمنی کے اراکین کی کل تعداد 17 ہے۔

(ماہنامہ الناصر جرمنی جون، جولائی 2002ء)

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر 34363** میں Mrs. Suhartini زوجہ Mr. Surahman پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت 1992ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-2-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ مکان برقبہ 35 مربع میٹر واقع Cicakra انڈونیشیا مالیتی -/2500000 روپے۔2۔ حق مہر -/140000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/180000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Mrs. Suhartini زوجہ Mr. Surahman انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Atma ولد Iin Solihin انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Mrs. Nasirah ولد Uben انڈونیشیا گواہ شد نمبر 3 Mrs. Alwartati ولد E.Abdullah انڈونیشیا

**مسل نمبر 34364** میں عظمیٰ ناز بنت ادریس احمد شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-5-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع نمبر 47 گلی Y7 بلاک نیو ملتان کالونی ملتان رقبہ 5 مرلے مالیتی -/575000 روپے جس کے ورثاء والدہ محترمہ تین بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عظمیٰ ناز بنت ادریس احمد شاہ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد شاہ وصیت نمبر 18400 گواہ شد نمبر 2 صدیق احمد منور ولد میاں مہر الدین مرحوم فیکٹری ایریا ربوہ

**مسل نمبر 34365** میں محمد یونس ولد محمد اسماعیل قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-4-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ رہائشی مکان واقع 8/2 فیکٹری ایریا حلقہ احمد ربوہ برقبہ 5 مرلے مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد یونس ولد محمد اسماعیل فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 صدیق احمد منور ولد مہردین فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 2 مجید احمد ولد حاکم علی فیکٹری ایریا ربوہ

**مسل نمبر 34368** میں لطف المنان طارق ولد عبدالمومن محمود قوم ڈوگر پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-8-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد لطف المنان طارق ولد عبدالمومن محمود ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالستار ولد سردار محمد دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالمومن محمود والد موصی

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## ولادت

مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ صدر لجنہ باب الابواب حلقہ نمبر 2 ربوہ لکھتی ہیں مورخہ 16- اگست 2002ء کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و رحم کے ساتھ میری بیٹی مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحفیظ صاحب شاہد مربی سلسلہ حال مقیم مانچسٹر انگلستان کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "جاذب احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب سابق کارکن دفتر وقف جدید (باب الابواب ربوہ) کا نواسہ اور مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب (مرحوم) واقف زندگی سابق باڈی گارڈ کا پوتا ہے۔ احباب کرام سے نومولود کے نیک اور خادم دین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

## ولادت

مکرم شریف احمد دیڑھوی صاحب انسپکٹر وقف جدید نصیر آباد لکھتے ہیں۔ میری بیٹی مکرمہ نزہت طارق صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر طارق اسماعیل صاحب قائد خدام الاحمدیہ قلعہ کالر والا ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 14- اگست 2002ء دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنید احمد عطا کیا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ بچہ میاں محمد عبداللہ صاحب قلعہ کالر والہ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک دیندار خادم سلسلہ لمبی عمر والا اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا ذریعہ بنائے۔

## سانحہ ارتحال

مکرم برکات احمد بٹ صاحب اور مکرم فضل احمد بٹ صاحب کی ہمشیرہ محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ زوجہ مکرم رانا داؤد احمد صاحب آف گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ 17 اگست کو وفات پاگئیں۔ اسی روز بعد از نماز عصر مقامی قبرستان واقع جلیانوالہ میں ان کی نماز جنازہ مکرم عطاء الوحید منعم مربی سلسلہ نے پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا کروائی گئی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بچے رانا انجم احمد صاحب عمر چودہ سال مکرمہ حفصہ مدحت صاحبہ عمر بارہ سال یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

## درخواست دعا

مکرم محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب دارالنصر غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ مکرم عبدالشکور یاسر صاحب ریٹائرڈ مینیجر نیشنل بینک آف پاکستان محلہ دارالشکر ربوہ کی اہلیہ صاحبہ مختلف عوارض سے بیمار ہیں اور زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم مظفر احمد صاحب سلیم پور ضلع سیالکوٹ کی آنکھ کی بینائی بہت کم ہوگئی ہے۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے کہ مزید علاج ممکن نہیں رہا۔ احباب سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے۔

## اعلان دارالقضاء

(مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم بشیر احمد صاحب لائکپوری)

مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ ساکنہ 1/12 دارالعلوم غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم بشیر احمد صاحب لائکپوری بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی 98-7 میں مبلغ 83,736 روپے امانت تحریک جدید میں جمع ہے یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1- مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ (بیوہ)
2- مکرمہ امۃ القیوم بشیر صاحبہ (بیٹی)
3- مکرمہ امۃ الرؤف زاہدہ صاحبہ (بیٹی)
4- مکرمہ مبشرہ طیبہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اس رقم کی ادائیگی پر اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

## قارئین الفضل متوجہ ہوں

جو قارئین الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں تحریر ہے کہ بل ماہ اگست 2002ء مبلغ اکیاسی روپے (Rs. 81/=) بنتا ہے بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

## اعلان داخلہ

گورنمنٹ کالج برائے خواتین مدینہ ٹاؤن فیصل آباد نے ایم اے اسلامیات، ایم اے انگلش اور ایم اے اردو میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم ستمبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 27- اگست 2002ء۔

# عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

**آزاد فلسطین کے قیام کی تجویز** یورپی یونین نے مشرق وسطیٰ میں امن کے منصوبہ کے طور پر 2005ء تک آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کی تجویز دی ہے یہ تجویز اس ہفتے یورپی یونین کے غیر رسمی اجلاس کے موقع پر باقاعدہ پیش کی جائے گی۔ ڈنمارک کے وزیر خارجہ نے کوپن ہیگن میں ایک انٹرویو میں کہا کہ جب تک فلسطینیوں کے سامنے ایک واضح مقصد نہیں رکھا جاتا۔ خودکش حملے روکنا ناممکن ہے۔

**القاعدہ کی ایران میں موجودگی پر اصرار**

پینٹاگون نے ایران کی تردید کے باوجود القاعدہ کی ایران میں موجودگی پر اصرار کیا ہے۔ واشنگٹن پوسٹ نے الزام لگایا تھا کہ القاعدہ کے دو سینئر اہلکار برائے عسکری منصوبہ بندی ایران میں موجود ہیں۔

**صدام کو ہٹانے کی کوششیں ناکام ہونگی**

سعودی عرب نے کہا ہے کہ عراقی صدر صدام حسین کو اقتدار سے ہٹانے کی کوششیں کامیاب نہیں ہونگی۔ وائس آف امریکہ کے مطابق سعودی وزیر خارجہ سعود الفیصل نے ایک انٹرویو میں کہا کہ امریکہ کو بتا دیا گیا ہے کہ تمام عرب ممالک عراق پر حملے کے خلاف ہیں۔ یہ فیصلہ کرنا عراق کے عوام کا اختیار ہے کہ صدام حسین ملک کے صدر رہیں یا نہ رہیں' امریکہ کے سابق اٹارنی جنرل رمزے کلارک نے عراق کے بارے میں امریکی پالیسی کو جارحانہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ کو عراق پر حملہ کرنے کا کوئی حق نہیں۔ امریکہ علاقے پر غلبہ چاہتا ہے تاکہ جو ملک اپنی آزادی برقرار رکھنا چاہے اسے تباہ کر دے۔

**اقوام متحدہ حمایت نہیں کرتا** اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ عراق پر حملے کی حمایت نہیں کرتا۔ عراق پر حملہ امریکی پالیسی تصور ہوگا۔ اسلحہ انسپکٹروں کی واپسی کے معاملے کو مذاکرات کے ذریعہ حل کیا جا سکتا ہے۔

**القاعدہ سے سنگین خطرات** سعودی عرب کے وزیر خارجہ شہزادہ سعود الفیصل نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب نے گزشتہ چند ماہ کے دوران القاعدہ نیٹ ورک تک 70 سے 90 ملین ڈالر مالیت کے فنڈز نہیں پہنچنے دیئے۔ انہوں نے کہا کہ القاعدہ گروپ سے سنگین خطرات ہیں۔

**11 ستمبر کو متوقع حملہ** روس نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ امریکہ 11 ستمبر کو عراق پر حملہ کر سکتا ہے۔ روسی ایوان بالا فیڈریشن کونسل کے سپیکر میخائل مرجیلوف نے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو دہشت گردی کے خلاف اتحاد میں شامل ممالک مشکل صورتحال سے دوچار ہوجائیں گے۔

**ایٹمی ہتھیاروں کے الزام کی تردید** عراق نے ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کا الزام جھوٹا ثابت کرنے کیلئے ہتھیار تیار کرنے والی دوسری فیکٹری مشاہدہ کیلئے کھول دی ہے۔ یہ تیسرا اقدام ہے جو عراقی حکام نے صحافیوں کو بغداد سے 80 کلومیٹر دور فیکٹری دکھائی۔ اس فیکٹری کے بارے میں امریکہ کو شبہ تھا کہ یہاں ایٹمی اور کیمیاوی ہتھیار تیار کئے جاتے ہیں۔ 1999ء میں امریکہ نے دو مرتبہ اس فیکٹری کو نشانہ بنایا تھا۔ فیکٹری کے سربراہ نے بتایا کہ وزارت زراعت نے 1987ء میں فصلوں کو کیڑے مکوڑوں سے بچانے کی ادویات کیلئے یہ فیکٹری تیار کی تھی۔

**بدعنوانی سے متعلق سروے رپورٹ** بین الاقوامی تنظیم ٹرانس پیرنسی انٹرنیشنل نے دنیا میں ہونے والی بدعنوانیوں سے متعلق رپورٹ تیار کی ہے ایک سو دو ممالک میں ہر قسم کی بدعنوانی کے متعلق سروے کیا گیا حاصل شدہ معلومات کے مطابق افریقی ممالک' جنوبی امریکہ اور ایشیائی ممالک میں بدعنوانیوں کی شرح سب سے زیادہ ہے جبکہ کینیا' انگولا' مڈغاسکر' نائیجیریا' پیراگوائے' انڈونیشیا اور بنگلہ دیش دوسرے نمبر پر ہیں۔ پاکستان کرپشن کے شکار ملکوں میں دوسرے سے چوبیسویں نمبر پر چلا گیا۔ روس میں جاری بدعنوانیوں پر باوجود انتہائی کوششوں سے قابو نہیں پایا جا سکا۔

**اسرائیلی ٹینکوں کا حملہ** اسرائیلی ٹینکوں نے ایک فلسطینی گاؤں پر حملہ کر دیا۔ 2 بچوں سمیت 4- افراد جاں بحق ہوگئے انسانی حقوق کی تنظیم نے کہا ہے کہ اسرائیلی فوج فلسطینی شہریوں کو ڈھال کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔ اسرائیل نے اس کی تردید کر دی ہے۔ مغربی کنارے کے شہر الخلیل میں حماس کے ایک لیڈر کو گرفتار کر لیا گیا۔ اسرائیلی فوج نے ایک فلسطینی نوجوان کو اسرائیلی چوکی پر پتھر پھینکنے کے الزام میں گولی مار دی۔ فلسطینی حکام کا کہنا ہے کہ اسرائیلی کاروائیاں فلسطینیوں کی نسل کشی کے مترادف ہیں۔

**امیر اور غریب ممالک میں تجارتی معاہدے**

بی بی سی نے بتایا ہے کہ اقوام متحدہ نے جوہانسبرگ میں جاری پائیدار ترقی کانفرنس میں ہونے والی پیش رفت کو تسلی بخش قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ دنیا کے امیر اور غریب ممالک تجارت اور امداد کے معاہدے کے مسودے پر متفق ہونے کے قریب ہیں۔ توقع ہے آئندہ ہفتے مختلف ممالک کے سربراہان مملکت کی آمد تک کئی معاملات طے پا جائیں گے۔

**کابل میں بھارتی فلموں پر پابندی** افغانستان کے دارالحکومت کابل میں ٹیلی ویژن پر بھارتی فلموں کی نمائش پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اسی طرح ریڈیو ٹیلی ویژن پر خواتین کے گانوں پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے۔

# ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

### ربوہ میں طلوع وغروب

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہفتہ | 31-اگست | زوال آفتاب : | 1-09 |
| ہفتہ | 31-اگست | غروب آفتاب : | 7-36 |
| اتوار | یکم ستمبر | طلوع فجر : | 5-17 |
| اتوار | یکم ستمبر | طلوع آفتاب : | 6-41 |

## نواز شریف کو واپس نہیں آنے دینگے صدر

جنرل مشرف نے کہا ہے کہ بے نظیر اور نواز شریف کو عوام نے گیارہ سال دیئے اب انہیں واپس نہیں آنے دینگے۔ 13ویں ترمیم صرف اپنے اقتدار کیلئے بحال نہیں کی اگر ایسا ہوتا تو سلامتی کونسل نہ بناتا۔ انہوں نے کہا انتہا پسند عناصر سے میری قوم کو کوئی خطرہ نہیں۔ عوام انہیں انتخابات میں مسترد کر دینگے۔ وہ بی بی سی کو خصوصی انٹرویو دے رہے تھے۔

## نواز شریف کے کاغذات نامزدگی منظور

میاں نواز شریف کے قومی اسمبلی کے حلقہ 121 کیلئے کاغذات درست قرار دے دیئے گئے جبکہ ان کی اہلیہ کلثوم نواز کے این اے 122 کے کاغذات درست قرار دے دیئے ہیں۔ یاد رہے کہ حکومت کی طرف سے نواز شریف کے پاکستان نہ آنے کی کوششیں جاری ہیں۔

## انتخابات کے نتائج ناخوشگوار حیرت کا باعث بن سکتے ہیں

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مشرف حکومت چاہے جو کچھ کر لے انتخابات میں ان کی حامی قوتیں پارلیمنٹ میں دو تہائی اکثریت حاصل نہیں کر سکیں گی۔ اور سادہ اکثریت بھی کمپیوٹر کے ذریعے دھاندلی کر کے مل سکے گی۔ انتخابات کے نتائج مشرف حکومت کیلئے غیر متوقع اور ناخوشگوار حیرت کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔ اور کچھ عجیب نہیں کہ جمہوریت پسند حلقوں کو چند ماہ میں بڑی خوشخبری مل جائے گی۔ وہ روزنامہ جنگ کو انٹرویو دے رہی تھیں۔

## پولیس آرڈیننس پر عملدرآمد شروع نہیں ہوا

پولیس آرڈیننس 2002ء کا نوٹیفکیشن جاری ہوئے دو ہفتے سے بھی زائد کا عرصہ ہو چکا ہے لیکن اس پر ابھی تک عملدرآمد شروع نہیں ہو سکا۔ صوبوں نے متذکرہ آرڈی نینس پر جن خدشات اور تحفظات کا اظہار کیا انہیں بھی دور کرنے کی کوشش نہیں کی۔ آرڈی نینس میں لاء اینڈ آرڈر کا ذمہ دار ضلعی ناظم کو بنایا گیا ہے لیکن پولیس کو چیک کرنے کا کوئی نیٹ ورک ہے اور نہ ہی کوئی گائیڈ کرنے والا ہے۔

## انتہا پسند عناصر سے حکومت کو کوئی خطرہ نہیں

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ انتہاء پسند عناصر سے میری حکومت کو کوئی خطرہ نہیں عوام انہیں انتخابات میں مسترد کر دینگے۔ حالیہ دہشت گردی کے واقعات میں القاعدہ کا ملوث ہونا یقینی نہیں تاہم بیرونی ہاتھ ملوث ہونے کے اشارے ملے ہیں۔ وہ بی بی سی کو انٹرویو دے رہے تھے۔

## جنرل مشرف مذہبی انتہا پسندوں کے حامی ہیں

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں صدر مشرف کو ہرگز لبرل سوچ کا حامل نہیں مانتی۔ وہ صرف امریکہ اور دنیا کو دکھانے کیلئے فرقہ پرست جماعتوں پر عارضی پابندی عائد کرتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ مذہبی انتہا پسندوں کے حامی اور سرپرست ہیں۔ وہ لندن میں جنگ اخبار سے گفتگو کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ جنرل مشرف صدر ضیاء الحق کے اندرونی حلقے کے آدمی ہیں۔

## حکومت کی کسی سیاسی جماعت کے ساتھ ڈیل نہیں ہو رہی

وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ حکومت کی کسی سیاسی جماعت کے ساتھ ڈیل نہیں ہو رہی۔ تمام سیاسی جماعتیں حکومت کیلئے یکساں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دھاندلی کا الزام ان پارٹیوں کی طرف سے آ رہا ہے جو الیکشن ہار سکتی ہیں۔ وہ ایک نیوز کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

## اعصام الحق نے یو ایس اوپن کا پہلا راؤنڈ جیت لیا

قومی ٹینس کے ستار اعصام الحق نے یو ایس اوپن میں اپنا پہلا میچ جیت کر پاکستان کیلئے ایک اور نئی تاریخ رقم کر دی ہے۔ انہوں نے اپنے پارٹنر سے مل کر پہلے راؤنڈ میں ارجنٹائن کے جوڑے کو شکست دی۔ یاد رہے کہ اعصام پاکستان کے واحد کھلاڑی ہیں جو کہ ٹورنامنٹ کے مین ڈرا میں کھیل رہے ہیں۔

## موجودہ حکومت نے اسلام کی صحیح معنوں میں خدمت کی ہے

گورنر پنجاب نے چولستان میں پانچ ہزار سے زائد خاندانوں میں اراضی کے مالکانہ حقوق تقسیم کئے ہیں اس موقع پر ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت نے اسلام کی صحیح معنوں میں خدمت کی ہے۔ بعض لوگ اسلام کے نام پر معصوم عوام کو آپس میں لڑاتے رہتے ہیں۔ اب مذہب کسی قسم کی تفرقہ بازی کیلئے استعمال نہیں ہوگا۔ مسجدوں سے لڑائی جھگڑے والے پیغام کو نکال دیا ہے۔ اب دین محبت اور بھائی چارے کو پروان چڑھانے کیلئے استعمال ہوگا۔

## نئے پریس قوانین نافذ کرنے کا فیصلہ

حکومت نے نئی جمہوری حکومت کے قیام سے قبل ملک میں نئے پریس قوانین نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس حوالے سے وفاقی کابینہ کا خصوصی اجلاس آج بروز ہفتہ چیف ایگزیکٹو سیکرٹریٹ میں ہوگا۔

SHARIF
JEWELLERS
RABWAH ☎ 212515

## دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم منور احمد صاحب جج کو بطور نمائندہ الفضل ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ و راجن پور کے اضلاع میں مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے بھیج رہا ہے۔

(1) توسیع اشاعت
(2) وصولی چندہ الفضل
(3) وصولی بقایاجات
(4) ترغیب برائے اشتہارات

تمام احباب کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔
(مینیجر روزنامہ الفضل)

مکان کرایہ کیلئے خالی ہے
بہترین کنڈیشن صرف چھوٹی فیملی کیلئے سوئی گیس، بجلی، پانی کی سہولت ہے۔
باجوہ کلاتھ سٹور کی اوپر والی منزل فون 213568

Al Rehman Electronics Workshop.
Deals in all kind of Electronics and Repairs Specialist in Digital Receivers.
110.Basement. C.Blok Bank Squire Model Town Lahore.
0300-9427487

ڈرائنگ اور پینٹنگ کلاسز
پہلے گروپ کی کامیاب کلاسز کے بعد مورخہ 10 ستمبر سے طالبات کیلئے نئی کلاسز کا آغاز ہوگا۔
سلام سٹوڈیو آف آرٹس
آرٹسٹ: عبدالسلام رضوان BFA(NCA)
17/43 دار العلوم وسطی فون 04524-211939

CHILDREN BROUGHT UP THROUGH HOMOEOPATHIC TREATMENT ARE HEALTHY
INTELLIGENT AND STRONG
DR. MANSOOR AHMAD
D.583.FAISAL TOWN
LAHORE, PH:5161204

جرمن ولو کل ہومیو پیتھک ادویات
جرمن ولو کل ہومیو پیتھک ادویات، مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیو کیمک ادویات، سادہ نکیاں، گولیاں شوگر آف ملک وغیرہ رعائتی قیمتوں پر دستیاب ہیں۔ نیز 117 ادویات کے جرمن پوٹینسی سے تیار شدہ بریف کیس دستیاب ہیں۔
کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ۔ فون 213156

❖ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپ کی اور آپ کے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں۔
❖ اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں ❖ عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں ❖ نیز گاڑیاں بھی کرایہ پر دستیاب ہیں
یاد رکھیں
رشید برادرز
ٹینٹ سروس
نزد خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
☎ دکان 211584
پروپرائٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61